وصالِ احمدیؒ

حضرت مُجدّدِ الفِ ثانی قدّس سرّہٗ کے آخری ایامِ مُبارک

بقلم

مولانا بدر الدّین سرہندیؒ خلیفہ حضرتِ مُجدّد علیہ الرحمۃ

مکتبہ نُعمانیہ
اقبال روڈ ۰ سیالکوٹ

اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

امامِ ربانی مجددِ الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

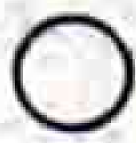
کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصالِ احمدی

فارسی ——— اُردو

مصنفہ

علامہ شیخ بدرُالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام ربانی علیہ الرحمہ



ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

قیمت: - ۲ روپے

عرضِ ناشر

زیرِ نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصالِ احمدی ایک عارفِ کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

اس میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزدگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں۔ دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اُردو ترجمہ۔

دُوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر و مرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات، ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصالِ احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعزاز الدین احمد صدیقی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکرِ خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا، برادرانِ طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دُعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی

۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الموت جسر الوصل
الحبیب الی الحبیب واظہر فی ارتحال اولیاء
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشراق شموس الکرامات فی مشارق
ایادی الاحیاء والصلوٰۃ والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظہر
معجزاتہ فی الاولیاء بصور الکرامات
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ
اجمعین

اما بعد کمترین خاکساران آستانہ اولیاء
وکہترین نیازمندان ورثہ انبیاء فقیر بدر الدین
ابن شیخ ابراہیم النقشبندی الاحمدی شہیر بالسرہندی
موطناً می نماید کہ بعضے اعزہ اصحاب ایشان ازین حقیر
درخواست کردند کہ کلمہ چند در بیان بعضے خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد والملۃ محدث الامۃ
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کہ قبیل وصال

جمیع حمد و ثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہے جسنے موت کو پل گردانا
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جائے۔ اور
اپنے دوستوں کی کوچ فرمانیمیں بہت سی عجیب و غریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستوں کے ہاتوں کے بادلوں سے
ہزارہا بجلیاں کرامت کی چمکا دیں۔ اور انکے ہاتوں کے
مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کے دکھا دیئے۔ اور
درود و سلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلائق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور انکی اولاد
واصحاب اور جملہ متبعین پر درود و سلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیائے کرام
اور کمترین و نیازمند ورثہ انبیائے عظام شیخ بدرالدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سرہند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت قدس سرہ
نے اِس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمہ بیان
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد اعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ
محدث الامۃ شیخنا و امامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کے

پیش از ارتحال از قبیل بار تحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و مایقارنہ از آنحضرت بظہور رسیدہ
اند در قید تحریر آرد و کراماتے کہ بعد وصال
ایشان ظاہر گشتہ بنویسد۔ اجابۃً للمسئول
سعادتِ عظمیٰ دریں معنے دانستہ اقدام نمود۔
و ہر چہ در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و ایں رسالہ را وصال احمدی نام نہاد و باللہ العصمۃ
و منہ التوفیق۔ بدانند کہ حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس
در ماہ شعبان سنہ یکہزار سی و سوم خلوت
گزیدند۔ و انزوا اختیار نمودند۔ و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند و بغیر از نماز جمعہ از انجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوٰۃ خمس در خلوت خانہ ادا
میکردند۔ کہ چند کس معدود از یاران بجہت جماعت
درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا نفس آخر الا ماشاء اللہ سبحانہ مواظبت
بر خلوت بودہ اند و دوام انزوا داشتند و از خلق
بکلی بریدہ بودند و از صحبت تمامی قطع کردہ۔
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار السبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ عصمت پناہ
حضرت والدہ میفرمایند۔ کہ شب برات بود

جو کہ رحلت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روے
پیشین گوئی کے اپنی انتقال کے سال اور ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا۔ لہذا انکے سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی۔ اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا۔ اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا۔ اور اللہ تعالی
سے عصمت اور توفیق کا طالب ہوں۔ معلوم ہو کہ
حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ یکہزار
تینتیس ۱۰۳۳ ہجری نبوی میں گوشہ نشین اور خلوت گزیں ہوے
اور ایک خاص جگہ اپنی مکان میں مقرر فرمائی۔ کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران طریقت کے ادا فرماتے تھے۔ اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے۔ الغرض
دم واپسیں تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی اور صحبت سے دوری رہی
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

وحضرت ایشاں درخلوتخانہ احیاء لیل میکردند۔ ناگاہ
بعد دو پاس شب اندرون آمدند ومن بر سر مصلے
نشستہ بودم وتسبیح میخواندم وازایشاں پرسیدم
کہ شما نماز تہجد گذاردہ اید۔ فرمودند کہ ہنوز نگذاردہ ام
چوں ملالتے در خود یافتم بخاطر رسید کہ یکے
دراز بکشم بعد ازاں بہ تہجد برخیزم لحظہ خواب
کردند بعد ازاں برخاستند وآب وضو طلبیدند
وضو میساختند۔ کہ از زبانِ من برآمد کہ امشب خدا
داند تا نام کرا از ورقِ ہستی محو کردہ باشند
ونام کرا ثابت داشتہ۔ فرمودند کہ تو بنابر
شک وتردد میگوئی۔ چہ باشد حال کسیکہ
می بیند ومی داند کہ نام او از صحیفۂ وجود محو کردہ اند
واشارہ بخود نمودند۔ ونیز ہردو مخدوم زادہ سلمہا
ربہا عصمت پناہ نقل کردند کہ من از حضرت
ایشاں قدس سرہ الاقدس پرسیدم کہ شما این
ہمہ انقطاع دارید واز خلق واین ہمہ بی تعلقی
وبی رغبتی بالعیال والاطفال چرا اختیار کردہ اید
فرمودند کہ حقیقت آنست کہ من درین نزدیکی
خواہم مرد۔ وایام وفاتِ من بسیار
قریب ست وکسیکہ چنیں احساس نماید اورا
می باید کہ خود را بزور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی تھیں کہ شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرما رہے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذر گئی ہو گی کہ اندر مکان کے
تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ
رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپ نے نماز تہجد ادا کر لی فرمایا
ابھی نہیں پڑھی چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ تھوڑی آرام کر کے واسطے
تہجد کے اٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت
فرما کر اٹھے۔ اور پانی طلب کر کے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورق
ہستی سے مٹایا گیا ہو گا۔ اور کسکا لکھا گیا ہو گا۔
ارشاد ہوا کہ تم از روی شک وتردد کے کہتی ہو
کیا حال ہو گا اس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اسکا مٹا دیا گیا۔ انمیں اشارہ اپنی جانب
تھا۔ اور بھی دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ میں نے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپ نے اسقدر اہل وعیال سے
بی رغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا
بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔
پس جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اسکو زیبا اور لایق ہے

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه
غافل نباشند از غیر حق بکلیه قطع کنند آنکه بغفلت بگذارد
شما هم مرا بخدا بگذارید - و نیز همو مخدوم زاده
از عصمت پناه نقل کردند که قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سره پرسیدم که آثار یاس از حیوة
و سر انجام ارتحال در شما هویدا است و اشتیاق
رفیق اعلیٰ پیدا است - پس اینهمه تصدق و خیرات
که دافع بلیات است از چیست در جواب این مصرع
هندی خواندند۔ مصرع

آج ملا و اکنت سیوں سکھی سب دیوں وار
آنحضرت ایشان درین مدت انفاق بیش از پیش
میکردند۔

چنانچه خیرات سراً و علانیةً لیلاً و نهاراً
بجا می آوردند۔ و نیز همو مخدوم زاده عصمت پناه
نقل کردند۔ که روزی در ایوانی که میگذرانند
تکیه زده بودند۔ فرمودند که درین سرما درین
خانه خواب نخواهم کرد۔ عرض کردند که گر
در خانه که برائے خلوت درست کرده اید آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نه گفتند که پس کجا
خواب خواهید کرد۔ فرمودند ازین جا هیچ جا نه خانه تنه
تا خود بخود چه ظاهر شود۔ اتفاقاً در آمد سرما از عالم

کہ انکو نہ درود عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح و استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ پس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجکو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور یہی دونوں مخدوم زادہ عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ میں نے پہلے بیماری حضرت قدس سرہ الاقدس سے
دریافت کیا کہ آپ میں نشانی ناامیدی کی زندگی کی
اور سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلے باہر۔ پس اسقدر خیرات کہ دافع بلا ہے
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکے جواب میں یہ مصرع ہندی کا پڑھا
مصرع آج ملا و اکنت سیوں سکھی سب دیوں وار۔
یعنی اگر ملجائے وہ یار تو جان مال سب نثار کروں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور یہی دونوں مخدوم زادہ حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ جسمیں بود و باش رکھتا تھا
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ اب کی موسم جاڑا میں
اس مکان میں نہیں ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں کہ جو خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرمائینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ بھی نہیں۔

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان دران
سنه پنجاه و سه سال بود. میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال متجاوز نمے بینیم
وآں قضاء مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دوم از اجمیر مخدوم زاده ها را قلمی فرمودند
که در عوض اجازت نامهٔ دنیا اجازت نامهٔ آخرت داده اند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند. اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آں حضرت قدس سره رجوع نمایند
و وقتے مخدوم زاده ها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند با ایشان خلوت
کردند. و فرمودند که مرا جهان و جهانیان
از مناسبتے نمانده است. مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند.
فرمودند که سنت است از قدیم شده آمده
اضطراب نباید کرد.

و در سنه یکهزار و سی و سوم پیش از ارتحال خود بشش
ماه کتابتے بمقرب آنحضرت خاقانیه
صادق خاں بتقریب سفارش حاجتمندے
نگارش فرموده بودند. فقیر در آں وقت در حضور آنحضرت قدس سره

پھر خادم نے دوبارہ عرض کی کہ پھر کہاں۔ وفن از فرزند بھی جھنگا
ارشاد کیا ان مکانوں میں سے کسی میں نہیں کیونکہ خود بخود گیا
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً موسم سرما ہی آ گیا اور آپ اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرما ہوئے۔ دونوں مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ ایکہزار چوبیس ہجری میں اُسوقت
عمر آپکی ترپن سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور یہ بات قضاء مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ ایکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا بہت نزدیک ہے
اسلئے کہ اجازت نامہ دنیا کا عوض آخرت کا اجازت نامہ آگیا ہے
اور وصیت بھی یکایک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے۔ جس وقت کہ دونوں مخدوم زادے اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپ نے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجھکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا۔ اب مجھکو چھوڑ دینا چاہئے۔
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ
طریقہ اسد اللہ کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشانی نہ
ہونا چاہئے۔ اور سنہ ایکہزار تینتیس ہجری ۱۰۳۳ میں رحلت فرمانے سے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرما رہے تھے اُسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ

ایستادہ بود و مگس میراند و ایشان می نوشتند
و فقیر مطالعہ نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از ان وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ است و بعنایۃ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چون درین شہر ہر سال
وبا مے افتد معلوم نمیشود کہ درین سال حیثو وفا کنند
امید کہ خشنود باشند۔

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشان را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشان بود پیدا شد و تپ ہم ہمراہ و گمان من آن روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آن مرض از سالہائے دیگر
در کمال غلبہ و ازدیاد بودہ و مخلصان را از حصول
صحت یاسے شدہ۔

روزی بعارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در باب من
انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در دہان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما اَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ وَ شَمْسُنَا اَبَداً
عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ

خدمت اقدس میں حاضر تھا اور مگس رانی کر رہا تھا
اور آپکی تحریر کو دیکھتا جاتا تھا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب سے بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق دیا ہے
اُسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایۃ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تھا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترہویں ذی الحجہ کا
تھا۔ شدائد امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی تھی
نقل ہے کہ ایکروز عارف ربانی میری مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میری اس شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ وَ شَمْسُنَا اَبَداً عَلٰی
اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ ۔

وقول قَدَمِی هٰذہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہِ حیرانند حل آں بنویسید تر ا
ازیں ضعف صحت ست و دراں ضعف شوق
لقاء حق بر ایشاں بسیار غالب آمدہ بود و از کمال
شوق گریہ بر ایشاں متوالی شدہ و ہمیشہ کلمۂ اَللّٰھُمَّ
الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی رطب اللسان می بودند و میفرمودند
کہ اگر طبیب بگوید کہ مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیہ
شکر اللہ تعالیٰ را انفاق کنم بعد عارف ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ اللہ ربہ
عرض کردند - کہ حضرت سلامت چرا بر ما ایں ہمہ
بی شفقتی و نامہربانی می فرمائید - فرمودند کہ خدا عز و جل
از شما احب ست ان شاء اللہ تعالیٰ شفقت
و اعانت بعد رحلت زیادہ از حال حیات کردہ
خواہد شد کہ اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجہ ست و بعد موت بتجرد
و فراغ است و نیز از ان حضرت مخدوم زادہ منقول نسبت
کہ ضعف ایشان بشب ہا بشدت می بود سست
و اکثر بے آرام و بیقرار میساخت و چون ور رسید
تخفیفے دراں ضعف میرفت حسرت و افسوس
بر فقدان شدائد و محن شبینہ کہ ایشان را عین راحت
و لذات بود میکردند و میفرمودند نسبتے کہ در ہجوم آلام

اور اس قول این قَدَمِی ھٰذہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ
وَلِیِّ اللّٰہِ کے میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی -
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا کہ بسبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہوا حتی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھے - اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی -
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہم پر کیوں
ہے - ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمسے زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے نیکے حالت حیات کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاویگی
اسلئے کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ کے مانع ہے اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تھا
یہاں تک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

رومی آرد و حلاوتی که در عین مرارت و سختی مید
معامله عافیت آن نسبت ندارد که آن بسبب ممات
در شوال الحکم بشارت غوث الاعظم قدس سرہٗ
فرصتے و تخفیفے دراں ضعف رفت و اطبا و دوستان را
نوید صحت ایشاں مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند و فرمودند سبحان اللہ تعالیٰ
آں معاملات که در حین یاس و نا امیدی و درد
مندی مشاہدہ میکردم دریں وقت
وجہ صحت ہمه مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں را ہمیشه موجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جدا و نسبتہا تازه رو میداد
و بمقتضائے ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان ہیچ چیز در حق ایشاں باعث
غرامت نبود۔
که خلیل را با خلیل نار و بستاں یکسانست
و بتاریخ دوازدہم محرم سنه ۱۰۳۴ یکہزار و سی و چہار
گفته بودند که مرا فرمودند که میان چہل و پنجاه
روز مقبر تو خواہد شد۔
و مستمعاں را گماں آں شدہ بود که سبب
وصال ایشاں ہمیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف دیگر در صحت آمد و بعدیکه برائے نماز در مسجد آمدند

رات کی سختی کے کم ہوجانے سے حسرت و افسوس
کرتے تھے اسواسطے کہ وہ تکلیف و بے آرامی کی گھڑی
عین راحت و لذت تھی۔ اور فرماتے تھے جو لطف
او حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت و عافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دہی حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جلد جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
نے آپکو خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہوگئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جداگانہ و کیفیات روزانہ ترقی
پر تھیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ اور باغ برابر ہے۔
اور میرے مخدوم زادے فرماتے ہیں کہ بارہویں تاریخ محرم سنه ۱۰۳۴
ایک ہزار چونتیس میں مجھے فرمایا کہ چالیس ۴۰ اور پچاس ۵۰ کے
درمیان میں مقبرہ ہوگا۔ سننے والوں کو گماں ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف دور
بصحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گذاردہ باشند و
بنوعے عافیت نصیب شاں گشت کہ مستمعاں
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آں شہود را بر واقعہ
حمل نمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔

اما آنحضرت از روزِ حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند و منتظر نوید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز است تا دریں دہ روز چہ شود۔

مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور است
و ممکن الحصول بطفیل آں سرور علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی مذکور فرمودند
کہ ازیں سخن خاطر من بسیار پریشان شد کہ ایں سخن بآیہ کریمہ
الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
می ماند مگر ایشان ازیں عالم خواہند رفت۔ ازیں خطرہ

جاتے اور نماز با جماعت ادا فرماتے۔ اسی طرح ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
بھی چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات سے اپنے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔

لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دن دیکھنے
منتظر تھے۔ اور ملاقات کے دنوں کو گنتے رہتے تھے۔
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اس معاملہ کا چالیسواں دن
ہے۔ دیکھیے ان دس دنوں میں کیا ہوتا ہے۔

اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسانوں کے واسطے مخصوص اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے مجھکو اس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ اسکے فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔
اور سمجھا میں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ
لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ سے

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیاں قسمت
میکردند۔ و درآں وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و ورتہ قباے فرجی قباے دیگر بسبیل
معتاد نبود سردی دریافت و تپ گرفت و باز
صاحب فراش شدند۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخریں تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا درینمعنی نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ وآلہ الصلوۃ والسلام نصیب ایشاں
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند و درآں بیماری از عالم رفتہ۔

و عارف ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید و
شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں
ضعف بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ دو
روپیہ را انگشت بجہت منقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا میں نے۔ یہاں تک کہ
جمعرات کے دن تیئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اُسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ آنحضرت
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنتے تھے اُسوقت
قبا نہ تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا اور آپ لیٹ گئے

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اُس رات وقت
تہجد کے اُٹھے اور وضو کر کے نماز تہجد کھڑے
ہو کر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہمارا ہے
بعد سننے اس بات کے میرے دل میں آیا کہ ہمارے
صحت پاکر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے رحلت فرمانا
اسلئے کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوئی۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح پہلے سے صحت پاکر چند روز بعد پھر بیمار
ہو کر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلہ واسطے

بعد ازاں فرمودند کہ یک روپیہ را بیارند کہ تا غلطے
در دل اینگونہ بگوید کہ فرصت کجاست کہ انگشت دو روپیہ
سوختہ شود شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ ملا حبیب طول امل ندارد وقت کجاست
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یک روپیہ برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ اینقدر
برائے ما کفایت خواہد کرد۔
باقی باندرون دادند۔ و آں انگشت کہ برائے
خود جدا کردہ بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
باتمام رسید و دیگر انگشت نماند دریں مرض افاضہ علوم و معارف
ازآنحضرت زیادہ تر از حال صحت بودہ۔
و مخدوم زادہائے عالی منزلت در منصہ ظہور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقائق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں بمقتضائے
ضعف ایں ہم تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما تحمل ایں ہمہ کلام نمیکند۔
معارف تا وقت صحت موقوف کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایشاں در ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دلمیں کہتا ہے کہ اسقدر
فرصت کہاں ہے۔ جو دو روپیہ کے کوئلہ جلاؤ ہیں
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت نے تا
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ ملا حبیب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئی۔ انمیں سے ایکروپیہ کو
کہ جدا فرمایا کہ اسقدر ہماری واسطے کافی ہیں
اور باقی ایکروپیہ کے زنان خانہ میں بھجوا دیجیے۔
انکے واسطے جو ایکروپیہ کی جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہو گئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت سے
ظاہر ہوئے کہ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت انکے
ظاہر و ہویدا کیا۔ ایکروز معارف اور حقائق کے
بیانمیں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نہ رہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہو گیا ہے۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجیے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہے۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نہ کرے۔ باوجود اس ضعف

همه نمازها را بے جماعت نگذاردند الا ماشاء اللہ تعالیٰ
وقومہ و جلسہ نماز ترک نفرمودند - وادعیہ و اوراد
بر سبیل معتاد میخواندند - و ہیچ دقیقہ از دقائق
شریعت و ہیچ ادبے از آداب اعمال
فروگذاشت نکردند -
و سر مو در رعایت جزئیات دقیقہ ملت
بیضا از حال صحت تفاوت نبوده -
و در آخر شب سہ شنبہ کہ روز وصال ایشاں
بود - فرمودند اصبح لیل اشتیاق بوصال حق
جل و علی باین عبارت گفتند - و اشارت
بہ تعیین روز وصال کردند - و خدمہ حضور کہ بیدا
داری ایشاں میکردند - دراں شب فرمودند
کہ شما بسیار محنت کشیدید - ہمیں محنت امشب
و آخر با ضعف استغراق و فرو رفتگی بر ایشاں
غالب شده بود -
دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ بہ عرض کردند کہ حضرت سلامت
ایں غیبت شما از استغراق ہست یا از خواب
فرمودند کہ از استغراق ہست بعضے معاملات
و حقائق در میان ہست -
توجہ میکنم تا کماہو مکشوف شود - وبا تمام رسد

اور نا توانی کی کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ نے بدون جماعت
کے نہ پڑھی - الا ماشاء اللہ جیسا کہ چاہیے قومہ اور
جلسہ ادا فرماتے تھے - بلکہ دعا اور وظیفہ مقرر بھی
سب ادا فرماتے تھے - اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت
سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا -
اصلاً سر مو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی
طرح کا فرق نہوا - آخر رات منگل ہی کہ دن وصال
آنحضرت قدس سرہ کا تہا - فرمایا اصبح لیل
یعنی صبح ہوئی رات اشتیاق وصال حق
جل و علی ہیں ساتہ اس عبارت بالا کے گویا ہوے
اور روز وصال کا مقرر فرمایا - جو خدام بیداری
اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے
اُنسے اُس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت
اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے -
اسکے بعد بسبب ضعف کی استغراق اور بیہوشی
آپ پر طاری ہوئی - اُسوقت عارف ربانی
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق
سے ہے یا خواب سے -
ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہی بعض معاملات
اور حقائق در پیش ہیں - اسلئے توجہ کرتا ہوں

وآں معاملات را بایشاں بیان نمودند
وآں معارف از غوامض اسرار بوده و اکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند و تحریص بمتابعت
سنت سنیه و التزام ملت رضیه میکردند و میفرمودند
که شریعت را بدندان خود خواهید گرفت۔

ونیز فرمودند که اَلنَّصِیْحَۃُ هِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت هیچ دقیقه را از دقائق
نصح فرو نگذاشته۔

ونیز فرمودند که تجهیز و تکفین مرا رعایت اتباع
نبوی علی مصدرها الصلوٰة والسلام
رعایت حدود شرعیه بجا خواهید آورد و قبل
ازیں بعصمت پناه فرموده بودند که چناں معلوم شده
که ارتحال من پیش از تو خواهد شد۔
باید از مبالغ مهر کفن من بسازی۔

ونیز وصیت فرمودند که قبر مرا در جای گمنام خواهید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه
ربه عرض کردند که حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرموده بودند که قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواهد شد۔

وآں موضع را تعیین فرموده بودند شرافت
و برکت و نورانیت آنجا را بیان نموده بودند

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہیں بھی بیان فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار
کی باریکیاں ہیں۔ اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بھی فرماتے تھے اور اتباع شریعت بلند و التزام
ملت پسند کی رغبت دلاتے تھے۔ اور فرماتے تھے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔

اور یہ بھی اسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیْحَۃُ هِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ میری تجہیز و تکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ کو فرمایا تھا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اس پر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپنے اس سے پہلے
فرمایا تھا۔ کہ ہماری قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بھی آپنے تعیین فرمادی تھی
اور شرافت و برکت و انوار اس جگہ کی بیان کی تھی

انحال چنین سفر نا منظور نمیشوند بلے گفتہ بودم ۔ اما الحال
شوق من چنین پیدا است ۔ واگر چنین نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگہدارند ۔ واگر اینہم نباشد در باغ
نگاہدارند وقبر مرا خام گذارند وپختہ نکنند ۔ چون
مخدوم زادگی درین امور ایستادگی کردند ۔
فرمودند کہ شما مختارید بصلاح شما گذاشتم ۔ وقت زوال
آخر فرمودند کہ استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معہود کہ ریگ
درو انداختہ بودند نیاوردہ ظرف بے ریگ آوردہ
فرمودند کہ درین ظرف قطرات خواہند جست
ہماں طشت بیارید ۔ چون قرب وصال ایشان
منظور ہیچکس نبود وے عرض کرد کہ میخواہم
کہ قارورہ بحکیم بنمائیم ۔ فرمودند کہ مرا بردارید
کہ من بول نمیکنم ۔
برداشتند بر فراش بر نشاندند ۔
درینجا بندہ حقیر بخاطر فاتر میرسد کہ چون ایشان
باطہارت نماز فجر بودند ۔
ومعلوم ایشان بود کہ وقت ارتحال نزدیک
تر است ۔ نخواستند کہ بے طہارت
وصال فرمایند ۔
کہ فضائل متعبوض شدن بطہارت بسیار آمدہ است

آپ کیا فرماتے ہیں ۔ فرمایا ہاں میں نے کہا تھا
لیکن اسوقت مجھے بھی شوق ہے ۔ اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قریب مزار والد بزرگوار کے دفن کیجیو ۔
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو ۔ تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا ۔ پختہ نہ بنانا ۔ جبکہ مخدوم زادوں
نے بہت کچھ اصرار کیا ۔ تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو ۔ رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا اگر طشت لاؤ
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم آپکی خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تہا اُس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے ۔
ریت والا لاؤ ۔ چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا نتہا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکہا دیجیے
فرمایا کہ مجکو اٹھاؤ اب میں پیشاب نکرونگا
پس لوگوں نے اٹھا کر بستر پر بٹھا دیا ۔
اس جگہ مؤلف لکھتا ہے کہ اسوقت چند باتیں
میری خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
باطہارت تھے ۔ اور یہ آپکو معلوم تہا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے ۔ تو نہ چاہا آپنے کہ بغیر
طہارت کیے رحلت فرمائیں ۔ اس واسطے کہ طہارت کے
ساتھ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں ۔

آنکہ فرمودند کہ قطرات خواہند چسبید اشارہ بحدیث اِسْتَنْزِھُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ کردند و ایما بر توفیق بر محفوظ گشتن خود ازاں نمودند۔ دیگر آنکہ چوں مذکور حکیم ظاہر شد ازاں اعراض فرمودند۔ بحدیکہ ترک بول کردند۔

و چوں عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سرعت نفس ایشان مطالعہ نمودند۔

باضطراب عرض نمودند کہ حضرت سلامت طبیعت شما چون است۔ فرمودند کہ ما خوبیم ایشان گفتند حضرتم کدام خوبیست کہ شما را بایں حال می بینیم فرمودند کہ آن دو رکعت نماز ما را کافیست و مولانا محمد ہاشم خادم نقل کردہ کہ فرمودند دو رکعت نماز کہ کردیم کافیست و لفظ آن بخیر بود۔ ایں آخریں تکلم حضرت ایشان است ثبوت رسیدہ کہ آخریں تکلم جمیع انبیاء درباره نماز بودہ۔ ایشاں گویا اتباع انبیاء علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات نمودند۔ بعد از لحظہ جان گرامی از جسد شریف آنحضرت مفارقت نمود۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

و وقت ارتحال مضطجع بر یمین خود بودند۔ و کف دست راست در زیر رخسارہ راست نہادہ بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اُڑینگی یہ اشارہ حدیث شریف کیطرف تہا۔ وہ حدیث یہ ہے اِسْتَنْزِھُوْا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّۃَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْہُ یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا عذاب اسکے سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر عرض کیا کہ حضرت سلامت آپکے مزاج کا حال کیسا ہے۔

فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ آپکو اس حالمیں دیکھتا ہوں۔ کونسی خوبی ہے۔ فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا نہ فرمایا۔ یہ آخری گفتگو حضرت کی تہی۔ یہ بات ثابت ہے کہ آخری تکلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہے۔ گویا آن حضرت قدس سرہ نے بہی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔

بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سے علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکی وصال کیوقت یہ کیفیت تہی کہ داہنے ہاتہ کی ہتیلی سیدہے رخسارہ کی نیچے تہی۔ گویا کہ قبلہ رو بطریقہ سنت

واستقبال قبلہ داشتند بطریکہ سنت مرحوم است
وآن روز سہ شنبہ بود۔ اول وقت چاشت بست ونہم
شہر صفر سنہ ۱۰۳۴ یکہزار سی و چہارم و عمر شریف ایشان
موافق سنہ شریف نبی بود علیہ الصلوٰۃ والسلام
گویا این دقیقہ اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند و سہ روز
از تاریخ وصال آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند۔
چہ بر قول اکثر علماء آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام دوم
ربیع الاول ارتحال فرمودہ اند وایشان بست ونہم
صفر و بست ونہم ہلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس بحساب سنہ وزیر پیغمبر خود علیہ الصلوٰۃ والسلام
از عالم رفتند۔
گویا رعایت ادب کردند نسبت بآن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید۔ وبگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالہای عمر ایشان بود۔
بحکم حدیث حُمّٰی یَوْمٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ
مرض ہر روز را کفارہ ہر سال ایشان گردانیدند
اکنون کرامات بعد وصال حضرت ایشان نقل کنیم
این حقیر در وقت غسل ایشان حاضر بود وقتیکہ
خواستند کہ بجہت غسل جامہای ایشان را بیرون آریم دیدیم کہ دستہای
تا ناف بستہ اند۔

خواب استراحت فرما رہے تھے سنہ ۱۰۳۴ ایک ہزار
چونتیس ہجری بتاریخ انتیسویں ۲۹ صفر کو منگل کے دن چاشت
کے وقت رحلت فرما ہوئی۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ باین حساب کہ
تاریخ انتیس ۲۹ کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں ۲۹ صفر کو
رحلت گزین ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہا عمر کے برابر تھا۔
بموجب حدیث شریف حُمّٰی یَوْمٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ
یعنی ایکروز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے۔
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت سے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تھا جس وقت غسل دینے واسطے
کپڑے اُتارے دیکھا میں نے کہ دونوں ہاتھوں کو

وابہام بخنصر حلقہ دادہ۔ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پاہای ایشان را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف است۔

چوں دریں وقت قبض یمین مشاہدہ کردند۔ حضار را
بسیار تعجب روی نمودہ۔ و ایں قبض یمین از اعظم خوارق
و اعجب کرامات ست کہ از حضرت ایشان بظہور رسید۔
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی
کردند۔ درآں حال کہ پای مبارک ایشان بجانب
مغرب کردہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون است۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ دیدیم کہ تبسم فرمودند تا بر تخت
غسل بودند تبسم داشتند۔ تعجب حاضراں زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشاں را وضو دادند و دستہای مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔

و بر یسار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں اضطجاع بجانب یمین بود بایستے
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و سوی افتاد۔ اما چناں
باختیار و قوۃ قبض کردہ بودند کہ نہ افتاد۔
حالانکہ اعضای شریف ایشان از موم چہار نرم تر بود

آپ ناف پر باندھے ہوئے ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیا کے
حلقہ کئے ہوئے ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ
نے آپکے ہاتھوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔
جیسا کہ دستور ہے۔ جسوقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی۔ اور جب لباس مبارک جسد سے
اتارا اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پای مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف
مشرق خود بخود ہو گیا جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا گیا کہ آپ مسکرا رہے ہیں
اور غسل دینے کے وقت مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جسوقت آپکو وضو کرا چکے
دونوں ہاتھوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور الٹی کروٹ
آپکو دیکر سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو الٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے کہ جب سیدھی طرف لٹاتے ہیں سیدھا ہاتھ
الٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا کہ نہ گرا
حالانکہ اعضا شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے

چون بعد غسل ایشاں را بجہت تکفین بر نعش آوردند
دستہا دراز کردند حضار می دیدند - کہ دستہا بار بار
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ بند دست راست زیر ناف
قبض کردند - و خنصر را با بہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز مسنون است - غوغا از حضار برخاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند
کہ چوں مرضی ایشاں در این ست بگذارید - تصدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

كَمَا تَعِيشُونَ تَمُوتُونَ ذَالِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ط

وایشاں را سہ جامہ سفید تکفین نمودند - لفافہ و قمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ از روی روایت مفتی بہ است - ایشاں را عمامہ ندادہ اند چہ باتفاق جمیع محدثاں و فقہا بر آں رفتہ کہ آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند وکذا حضرت ابوبکر را رضی اللہ تعالی عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست کہ عمامہ در کفن مکروہ است -

و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بہ ہمیں است -

جبکہ آنحضرت کی لاشۂ مبارک و مقدس کو غسل دینے کے بعد واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا - حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دست مبارک پھر باہم آگئے - یہانتک کہ اُلٹے ہاتھ کے پہنچے پر داہنے ہاتھ کو ناف کے نیچے باندھ لیا - اور چھنگلیا کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ کیا - جیسا کہ نماز میں مستحب ہے - حاضرین نے یہ عجیب باتیں دیکھکر شور و غُل مچایا - اُسوقت میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے اسیطرح چھوڑ دو - سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے - یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اُسیطرح مرتے ہیں - یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے - جسکو چاہے دیوے اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے -

اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑے کا کفن دیا - ایک لفافہ دوسرا قمیص - تیسرا ازار - اور چاک قمیص کا دونوں طرف سے مونڈھوں کے کیا تھا جیسا کہ روایت مفتی بہ سے ثابت ہے اور آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندھا - اس لئے کہ تمام محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے - کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تھا - اور نہ حضرت امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو - جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے - اور جامع الرموز میں زاہدی سے نقل کیا ہے - کہ صحیح تر قول یہی ہے

چنانکہ گفتہ وَلَيْسَ فِي الْكَفَنِ عِمَامَةٌ عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ و سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید عمامہ نمودہ اند۔ ونیز حدیث اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وِتْرٌ وَيُحِبُّ الْوِتْرَ مقوی آنست و آنچہ بعضی از متاخراں استحسان عمامہ کردہ اند بر تقدیر صحۃ اطلاق آں و تقدیر آں بود شبہ کہ مآل آں بدعت حسنہ است۔ چنانکہ قول ایشاں وَاسْتَحْسَنَ الْاِسْتِصْنَاعَ مؤید ایں معنی است آنچہ استصناع بقول ہیچکس مستحب نیست فَكَذَا هٰذَا اِذْ اَنَّ الْحَسَنَ مَا يُقَابِلُ الْقَبِيْحَ وَهُوَ يَحْتَمِلُ الْمُبَاحَ اَيْضًا فَيُحْمَلُ عَلَيْهِ تَطْبِيْقًا۔

و امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمودہ کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بمقابل اہل عصر متروک میسازند۔

و آں قبیح است۔

چہ ممکن نیست فضل عمل اہل ایں عصر بر عمل آنسرور و اہل عصر آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القرون است و ایں شر القرون۔

و بسط ایں سخن باین رسالہ گنجایش ندارد۔ اگر خفائے ماند باشد باجا رجوع نمائید۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہے۔ اور عبارت امام ابن ہمام کی شرح ہدایہ میں بھی اس معنی پر دال ہے جیسا کہ کہا ہے یعنی ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔ بعضی نے بہتر جانا ہے۔

اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی عمامہ میں تاکید کی ہے۔ اور یہ حدیث بھی یعنی اللہ تعالے وتر و طاق ہے۔ اور دوست رکھتا ہے طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہے۔ اور بعض متاخرین نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ در صورت صحیح ہونے اس روایت کی مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہے طلب صنعت کی۔ اور استصناع کسی کے نزدیک مستحب نہیں ہے جیسے کہ حسن وہ ہے جو مقابل ہو قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہے مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہے۔ اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیر القرون ان کا ہے اور یہ شر القرون ہے۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجائش نہیں رکھتی۔

در حال حیوٰة ہم عمل آنحضرت قدس سرہ الاقدس
چنیں بود۔ کہ اموات را عمامہ نمی دادند۔
و ایں را خلاف سنت می دانستند و عمل سنت سنیہ
را بنہایت راغب و مرغب بودند۔
چنانچہ اظہر من الشمس است۔
و حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہٗ بامامت نماز
جنازہ کردند۔ و بعد از نماز جنازہ برائے دعا توقف
نمودند۔ کہ مقتضائے سنت سنیہ ہمیں است
و در فتاوائے سراجی وغیرہ از کتب معتبرہ آوردہ
کہ بعد از نماز جنازہ استادن و دعا خواندن مکروہ است
ہر چند عمل بعضے انام دریں باب بر خواندن دعا بعد از
نماز جنازہ واقع شدہ۔ اما چوں مخالف سنت سنیہ
در روایت است۔ بنا برآں ترک آں کردند۔
و بعد از اں ایشاں را در روضہ منورہ نگاہ داشتند
کہ قبل ازیں بسالہا در حین حیوٰة مخدوم زادہ کلاں نورے
ساطع در آنجا مشاہدہ کردہ بودند و معلوم ساختہ کہ
مرقد مطہر ایشاں آں موضع باشد۔ و ایں را بمصاحبان خود گفتہ بودند
اتفاقاً صاحب سر مخدوم زادہ اعظم سبقت کردند
و ایشاں را بعد استخارہا در آنجا نگاہ داشتند
دفن نمودہ بودند۔
کہ بجای قبر فرزندے مرا نگاہ خواہید داشت

جسکو منظور ہو۔ احیاء العلوم میں دیکھ لے۔ اور آنحضرت
قدس سرہ الاقدس نے بھی اپنی حیات ظاہری میں
کبھی کسی میت کو عمامہ نہیں بندھوایا۔ اسواسطے کہ
اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ
عمل سنت کے کرنے پر نہایت راغب تھے۔
یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ اسکے بعد مخدوم زادہ شیخ محمد سعید
سلمہٗ ربہ نے نماز جنازہ کی پڑھائی۔ اور بعد نماز جنازہ کے
دعا کے واسطے توقف نہیں کیا۔ اس واسطے کہ سنت
یہی ہے۔ فتاوائے سراجی وغیرہ میں کتب معتبرہ سے
نقل کی ہے۔ کہ بعد نماز جنازہ کے کھڑا ہونا اور دعا
پڑھنا مکروہ ہے۔ ہر چند کہ بعضے لوگ اس زمانے میں بعد نماز
جنازہ کے دعا پڑھتے ہیں لیکن یہ عمل خلاف سنت ہے
پس مناسب ہے کہ نہ کریں۔ اور موافق سنت کے کریں۔
بعد اسکے آنحضرت قدس سرہٗ کو قبہ منورہ میں حضرت
خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ کے دفن کیا اسواسطے
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس نے خواجہ
محمد صادق رضی اللہ عنہ کی حیات میں اس جگہ ایک نور دیکھا
تھا۔ اور معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مرقد مطہر آپکا اسجگہ ہوگا
بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ سے ظاہر کر دیا تھا
مگر اتفاق سے انہوں نے حضرت سے پہلے رحلت کی
لہذا استخارہ کے بعد مخدوم زادہ موصوف کو اسجگہ دفن کیا

که آنجا روضه از ریاض جنت می یابم و آنجا دفن کردند
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبے از مکاتیب به تفصیل
نوشته اند۔

و این اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق آنحضرت است
قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشاں را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند
و روز وصال ایشاں اطراف آسمان بغایت
سرخ شده بود۔

گفته اند که سرخی آسمان گریه است۔
بر دوستان حق جل و علا کما فی شرح الصدور
وَبَلَغَنَا اَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ لَيَبْكِيَانِ
عَلَى الْمُؤْمِنِ وَفِيْهِ اَيْضًا بُكَاءُ السَّمَاءِ
حُمْرَةُ اَطْرَافِهَا وَفِيْهِ اَيْضًا عَنْ سُفْيَانَ
الثَّوْرِيِّ قَالَ كَانَ يُقَالُ هٰذِهِ الْحُمْرَةُ
الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي السَّمَاءِ بُكَاءُ السَّمَاءِ
عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

و بعد از ارتحال ایشاں به چهار روز صلاح آثاری
شیخ میر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است
نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه
ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین در مسجد ایشاں به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر مقابل میرے
فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے۔
اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند شکل کوہان شتر کی بنائی
اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ لکھتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
اسکا ہے دوستان حق جل و علا پر جیسا کہ شرح الصدور
میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین دونوں
روتی ہیں واسطے ایمان دار کے۔ اور یہی اس شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اسکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں
اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے
اور آپکے رحلت فرمانے سے چار روز بعد شیخ میر محمد سلطانپوری
کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں
رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہو گئی۔ دوسرے روز
ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

موذن اقامت گفت و مردم بجہت نماز ایستادہ شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ امام بودند۔
و من در پس ایشاں ایستادم۔ بچشم سر دیدم۔
کہ حضرت ایشاں برابر من ایستادہ از دست ملا
گرفتند۔ و بجود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیاں نماند۔
و تا آخر نماز ایشاں را میدیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
و مسحی در پا داشتند۔
و من تعمق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشاں اند۔
وقتی کہ سلام دادیم دیدیم کہ ہیچکس نیست۔
چوں شیخ بیر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازیں قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرہ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشاں از راہ دور
در آمدند۔
و بر سر فرش من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
ہیبتے بر من مستولی شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبدالعلیم بن حقائق آگاہ مرحومی شیخ احمد برکی

موذن نے تکبیر پڑھی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ امام تھے۔ اور میں اُنکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اُسوقت میں نے اپنی اِن آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہٗ میرے برابر کھڑے ہیں۔
اور اپنے دست مبارک سے مجھکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نرہے۔ آخر نماز تک
آپکو دیکھا میں نے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تھے۔ اسوقت میں نے
بغور دیکھا کہ شاید وہم و خیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب بلاشک آنحضرت قدس سرہ ہیں۔
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نپایا۔ جب یہ بات شیخ بیر محمد نے
بیان کی۔ اسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اسطرح کا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تھا صبح کیوقت دیکھا میں نے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دور سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوتے۔ اور مجھکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ مجھپر آپکا رعب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہو گئے۔
اور شیخ عبدالعلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے مرحوم

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادہا
آمدہ۔ نقل کرد کہ پسرش بیمار بود در آں بیماری تو دلگی
اوری شد۔ وا وی پرسیدیم کہ تو حضرت ایشاں را
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ بیاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیہ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظر من ہست۔
گفتم پس ہمیں در نظر دار۔ تا وسواس بر طرف شود
و بطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہ او را صحت بخشد
ناگاہ غنودگی بر وے در ربود گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ و میفرمایند کہ بابا بخدا رسیدیم۔
و در بہشت در آمدیم۔
اوّل پائے راست در بہشت در آوردیم۔
بعد ازاں سر، بعد ازاں پائے چپ در آوردیم۔
و قدم خدا گرفتم۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں۔
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و وقت فرزندان
من نرسیدہ ہست۔
چوں از خواب در آمد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔
و بعد از دہ روز ازیں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ و عارف باللہ حضرت مخدوم زادگی

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرات مخدوم زادونکے نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تھا
اور شدائد بیماری سے تڑپتا تھا۔ مینے اُس سے
دریافت کیا۔ کہ تونے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب وہ صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے۔
اُسنے کہا کہ حلیہ مبارک اور داڑھی شریف آپکی میرے
نظر میں ہے۔ پس کہا مینے کہ اسکو نظر میں رکھ
یہانتک کہ وسواس دور ہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عز اسمہ صحت بخشیگا۔ یکایک اُسکو
نیند آگئی۔ اور کہا دیکھتا ہوں میں کہ آنحضرت قدس سرہٗ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچے ہیں
اور بہشت میں آیا ہوں۔ اوّل سیدھے پاؤں کو بہشت
میں رکھا مینے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے اُلٹا پاؤں مینے
رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا میں اور خدا کے قدم کو
پکڑ لیا مینے۔ کہا مینے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے۔ تا کہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جبکہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے
رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ عارف باللہ

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند۔
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم۔ پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال رحمت بمن
فرمودند۔ کہ اگر تو اذن کنی ایں دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و برقع پائے تو لحظہ چسپند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے درِ حضرت تو بیاد شدند
و از پیش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رافت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل۔ و با محمد ہاشم خادم
استاد است میگوید کہ ایشاں را بر سبیل تواضع
میفرمایند الا ضغطہ نشدہ است۔
و فقیر حقیر بدر الدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و بشیخ فرید فاروقی در خوردہ از حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسد۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ می نویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ مینے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا مینے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھسے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدمبوسی کریں
عرض کیا مینے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میرے حال پر فرما کر اُن فرشتوں کو میری پاس نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا مینے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر بہت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کہتے تھے۔ اُنہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلاً تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدر الدین عفی عنہ مؤلف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چھ روز بعد رحلت حضرت کے مینے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ میں گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے مینے حضرت کو اُنسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو مینے مطالعہ کیا

عنوان مکتوب این بود کہ ما خود نگاہبانی این جہانیم ما
از جہان گذشتیم و در آن جہان نشستیم۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ
رَاجِعُوْنَ۔ بیشتر یاد نماند۔ بعد از آنکہ کتابت رسید۔ بر بالای
نوشتند این کتابت مزار مبارک خاص و عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کردند۔ کہ حضرت ایشان را در واقعہ دیدم
کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از انتقال بر جناب ایشان
نازل شدہ۔ بیان می فرمایند بالفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
کہ حضرت سلامت شما را از نعمائے خود نصیبے عطا کردہ اند۔
فرمودند بلے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم کہ در قرآن مجید واقع شدہ است۔
وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ط از این آیہ
مستفاد می شود کہ آن جماعت ما پیغمبران اند۔
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند
آری۔ اما از الفضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کردند
و تاریخ وصال ایشان آنچہ بندہ یافتہ بود۔
اینست۔
کہ از لفظ جاہ تربت پاک ہویداست اینست۔

خط کا عنوان یہ تھا۔ کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسکی
طرف جانے والے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد خط کو پڑھ کے اسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط مزار کا مبہر خاص ہے
اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو میں نے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ پر جو بعد وصال کے ہوئے ہیں اُن انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرما رہے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں میں نے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپکو عنایت فرمائی ہیں
فرمایا۔ ہاں مجھکو شاکروں کے گروہ میں کر دیا گیا ہے۔
میں نے عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیہ کریمہ وَقَلِیْلٌ مِّنْ
عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ ط شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجھکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مولف رسالہ ہذا کو جو تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو سوجھی ہے
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

سنہ احمد مرسل سفر کرد ز ہجر او فلک را سینہ چاک
بخاک تربتش چون در نہفتم نگہ کردیم جاہ تربت پاک
۱۰۳۴ھ

تمام ہوا رسالہ وصال احمدی

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جا مزار

نمبر شمار اسمائے مبارک	بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱	حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دونوں جہاں عاجز آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین سرور عالم فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و ازواجہ و ذریاتہ و سلم حضور کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول بسال فیل بعد چہ سو برس حضرت روح اللہ عیسے علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا
۲	امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی تعالے عنہ۔ آپ خلیفہ اول و جانشین یار غار جناب رسول مقبول ہیں۔ آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے۔ اسیوجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا۔ اور نسبت اور رابطہ سے تکمیل پائی۔ جامع کمالات صوری و معنوی ہوئے۔ اور تمام اصحاب کرام میں افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہوئے۔ ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں
۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور انکی خاص توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔ آپ ملک پارس میں پیدا ہوئے۔ زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے۔ ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانیسے فوراً حاضر ہوا۔ وفات آپکی دسویں رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

و نزد بعضی نگارشماران رجب سنہ ۳۵ھ واقع بوی از لفظ لباب سنہ وفات دریاب

مزار مبارک آپکا مدائن میں ہے۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضؓ آپ کبار تابعین اعاظم فقہا سے مدینہ منورہ سے ہیں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ نے کی۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رضؓ سے حاصل کیا۔ آپکی عمر سو برس (۱۰۰) سے زیادہ ہوئی۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول سنہ [illegible] میں ہوئی۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ حضرت امام حسین رضؓ کے پرپوتے اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رضؓ کے نواسے ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسمؓ سے پایا۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف سنہ [illegible] میں۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرھویں رجب ۱۴۸ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام بقیع قبہ اہل بیت میں۔ وقیل ۱۴۹ھ وفات ناصح تاریخ ایشان است

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ بڑے اولیا کاملین سے ہیں آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت اور خدمت حاصل کی۔ اور حضرت امام جعفر صادق رضؓ کی فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے۔ آپ بڑے صاحب کرامت اور مقامات تھے ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِی مَا اَعْظَمَ شَانِیْ دوسرے وقت میں لوگوں نے کہا۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں۔ تو سزاے شرعی دینا۔ جب دوبارہ پھر اسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا۔ تو بموجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا۔ ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر دو جانور نکلے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں آپنے فرمایا ہم اسپر فخر نہیں کرتے۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے ہمکو کرامت نہیں چاہیئے۔ ولادت آپکی سنہ ۱۳۶ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرھویں شعبان سنہ [illegible] میں

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ملک فارس میں ہے۔ تاریخ وفات اکرم ست ۲۶۱

۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اولیاء کاملین سے غوث زمانہ تھے۔ آپنے تربیت حضرت بایزید رض کی روحانیت سے پائی۔ اور تکمیل کو پہنچے۔ اور ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رض تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر مولانا ترک طوسی رض کے اور وہ مرید حضرت ابو یزید عشقی رض کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی کے اور وہ حضرت بایزید بسطامی رض کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے۔ ایکروز ایک جگہ آپنے زمین کھودی تو بہت چاندی اور سونا۔ اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے ایک مرتبہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ نو تعمیر فرما رہے تھے۔ اور شیخ بو علی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے گر پڑی۔ پھر وہ بسولی خود بخود آپکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے۔ ایکبار محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا۔ جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے۔ اور بڑی مشکل پیش آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اُسوقت محمود نے پیرہن مبارک اپنے ہاتوں میں لیکر دعا مانگی کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالے نے اُنکو فوراً فتحیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تو نے میرے پیرہن کی کچھ قدر نہ کی۔ اگر تو اُن سبکے اسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالے سبکو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مضافات بسطام سے ہے تاریخ وفات نائب رسول اللہ ۴۲۵

۸ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رح سے پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکھا تھا۔ پھوٹ گئی۔ اور گوشت کُتا کھا گیا۔ آپنے بدون اُنکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا اُسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے۔ اور گوشت کُتا کھا لیتا ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۴۰۷ھ

اور وفات چودھویں ربیع الاول ۴۷۷ھ کو ہوئی۔ مزار پرانوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور فارمد ایک موضع ہے مضافات طوس سے عارف زبدۂ حق تاریخ الشان ست

۹ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی
سے پایا۔ اور کملاے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات میں زینت الحیا۔ اور منازل السالکین
اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی برغش رحمہ نے چند جز بابے آپنے خواب میں انکو
بتایا کہ یہ جز میری کتاب زینت الحیا کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے بے ادبانہ
آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاوٴ۔ شاید مرتے وقت تم ایماندار نہو۔ ویسے ہی
آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہوکر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہوکر مرا۔
ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک
مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ الشان ست

۱۰ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف
ہمدانی رحمہ سے پایا اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر
نفی اثبات بآواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سرفتر طبقہ خواجگان ہیں۔ آپ
آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑھا ہوا تھا۔ کہ روز مرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ شریف
میں پڑھا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو
آپنے تحریر فرمایا تھا۔ آپکی یہ آٹھ اصطلاحیں۔ ہوش در دم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت
در انجمن۔ یاد کرد۔ باز گشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں
مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ
میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔

۱۱ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ عظماے اولیاء اور کبراے
مشایخ ترک سے ہیں۔ علم حلم۔ تقویٰ۔ نہایت درجہ کہتے تھے فیض باطنی آپنے

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رضؓ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادہ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرہ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس ریوگر میں (۱۲) سولہ کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو چھبیس (۱۲۶) سال کی ہوئی۔ شمس برج ہدا ۔ تاریخ ارتحال آن عالیشان ہے

۱۲ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالے عنہ آپ نے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارفؓ سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت و جلوت میں یکساں تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادہ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی۔ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکے پاس آئی۔ اور واپسی میں حضرت خواجہ علی رامتینی رضؓ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اڑتے ہوئے گذرے اور بزبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہر دم مشغول رہ۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے (۱۶) سولہ کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی ستر ہویں (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
(۳) تین کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان ۔ تاریخ ارتحال آن عالیشان ہے

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضؓ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لے گئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک دفعہ دس شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کرلیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سبکے مکانوں پر موجود ہوئے
ایک دفعہ آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسطرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر الٰہی کراتے اور اپنی توجہ سے انکے قلبوں کو نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے ۔ اسطرح ہزارہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل کر دیا ۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک ۷۲۱ھ میں ہوئی ۔ مزار مبارک شہر خوارزم میں کہ جو ملک فارس میں ہے ۔ رامتین قصبہ ہے ۔ بخارا سے (۶) چھ میل پر ۔ نسّاج بفتح و تشدید ۔ بأخذہٖ کشف اللغات مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

گر نہ علم حال فوق قال بودی کے شدے	بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے ۔ ہفصد و بست و یک ز ہجرت بود رفت آن شبلی و جنید زمان

14 حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ سے پایا اور اولیاء اولوالعزم سے ہوئے ۔ جب آپ کوشک ہندوان سے حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند رضہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکی قدموں کی برکت سے یہ کوشک ہندوان قصر عرفان ہو جائیگا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر ۷۵۵ھ میں ہوئی ۔ مزار مبارک سماس میں ہے ۔ جو قریب بخارا کے ہے ۔ ہادی و اصل باخدا

15 حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ ولی مادرزاد تھے ۔ ابتدائی زمانہ شباب میں آپکو کشتی کا شوق تہا ۔ ایک روز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے اور آپ کو دیکھا ۔ آپ بیقرار ہوکر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے ۔ اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا ۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے ۔ اور جامع علوم شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت ہوئے ۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے ۔ وفات آپکی بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی ۷۷۲ھ میں ہوئی ۔ مزار مبارک سوخار میں ہے جو مضافات بخارا کے ہے ۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان ہست

16 حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران امام الطریقہ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ سر حلقہ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں ۔ بچپن سے آپکے چہرہ مبارک سے آثار کرامت

اور وجاہت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی کی فرزندی میں سرفراز تھے۔ اور فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رض سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رض کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رض کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رض تک حضرات طریقت
ذکر جہر ہی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اِس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رض کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُن پر منکشف ہوگیا حضرت مولانا محمد عارف رض خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کردیا جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکبار آپنے ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رض سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے۔
پھر باشارہ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ وہ زندہ ہو گئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس و کنار میں رہا۔ صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنی والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوے۔ اور اس فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی بماہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبہ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ

۱۷ حضرت خواجہ محمد علاؤ الدین عطار رضی اللہ تعالٰی عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاء الدین نقشبند
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت و ولایت ہیں۔ آپ لیاقت بہ
عالی رکھتے تھے۔ کہ جب حضرت خواجہ بزرگ رض سے آپ مسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب
خواجہ بزرگ رض نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ منکرین پر آپنے نظر عنایت
ڈالی۔ فوراً انکا حق سبحانہ تعالٰی انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کردو۔ نہیں
بتادونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوے۔ اور عرض کرکے توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

بعد نماز عشا کے بیسویں تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع چغانیاں میں ہے۔
جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفان تاریخ وفات شریف انکی ہے

۱۸ حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند رض کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رض سے پایا۔ آپنے کلام اللہ
شریف کے آخر کے دو پارونکی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اسمیں لکھے ہیں۔
انکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایکروز حضرت خواجہ نقشبند رض نے فرمایا
تھا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتھ ہوگا۔ اور جو تمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کے رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع ہلغتو یہ موضع ملک
خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

۱۹ حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ ولی مادر زاد تھے۔
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رض سے پایا۔ اور ایک نور کامل ہو گئے۔ حضرت مولانا
ممدوح رض نے آپکی نسبت فرمایا ہے کہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تھے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایکروز ہوا پر اڑتے ہوئے جاتے تھے
آپنے یہ گستاخی انکی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تھے کہ چھری ماریں اسوقت فوراً
آپ ایک چرواہے کی شکل میں انکو ظاہر ہوئے۔ انہوں نے حیران ہوکر تامل کیا۔ آپنے انکے ہاتھ سے
چھری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے انکا قصور معاف فرما دیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تھا۔ عطا فرما دیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی رحمت تھی۔ شیخ ابو سعید جو آپکے معتقدوں میں سے تھے
وہ ایکروز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہاتھ ڈالنا چاہتے تھے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
انہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ اے ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید آپکی آواز سے نہایت

منفعل ہوے۔ اور اُس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکے بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب خوبصورت
خوشجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی
سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے
مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔
وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکے دلمیں گذرتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت
ظاہر فرما دیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ
انتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجۂ عابدان عبید اللہ

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ اقرباے حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے ہیں۔
فیض باطنی حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکے بڑے مقبولوں اور عاشقوں
اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد و ریاضت
میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارہ غیبی حضرت خواجہ احرار رضہ کی خدمت فیضدرجت میں آئے
اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رضہ نے صاحب ارشاد
کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالامال کیا۔ وفات آپکی غرہ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی
مزار مبارک موضع وخش میں ہے۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ ہادی شیخ تاریخ ہے

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ برادر ہمشیرہ زادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد
کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپکی بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی
ایک روز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسوقت حضرت خضر علیہ السلام
آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رضہ کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکھو
آپ انکی خدمتمیں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے
اور عالم کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ وفات آپکی اُنیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع
اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاریخ گفت

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمدؒ
سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ
تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تھا۔
آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ اِنکے پاس امتحان کرانیکو
نہ آنا چاہیئے۔ ایسے خیالات کے سبب سے اِنکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ اِنکے
دیکھنے کو خالصاً لِلّٰہ آنا چاہیئے۔ ایک روز عبداللہ خان والی توران نے آپکو خواب میں جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کمربستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو آپسے ملا۔ اور پہچانکر
قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔
مزار مبارک قصبہ امکنگ میں۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔
اول آپنے حضرت خواجہ احرار رضؓ کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت
خواجہ احرار رضؓ حضرت مولانا خواجگی امکنگی رضؓ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
اور مرید ہوکر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہوگئے۔ پھر حضرت
پیر و مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہوکر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بڑی
بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے
اور نہایت قلیل کھانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامرد تھے
انکو اپنے سینۂ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایکروز ایک لڑکا قلعہ
پر سے گر کر مرگیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہوگئی ہے۔
یہ فرما کر اُس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لے گئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اُسکا ہاتھ
پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہوگئے۔
(۲۵)
ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ ہے۔ بحر معرفت بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقۂ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالےٰ عنہ
آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رضہ سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل پیشوائے طریقت تھے
اور آپ مرتبۂ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکے فیضان
کی آجتک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ مجدد الف ہیں۔ یہ مرتبۂ عالی تو خاص
آپہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔
کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیرو مرشد حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا۔
شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہمجیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و معارف
آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوسکتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نوسو اکہتر ۹۷۱ھ سنہ میں
اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر سنہ ۱۰۳۴ھ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی ترسٹھ ۶۳ سال کی ہوئی
مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظل محمدؐ بود تاریخ وفات ہے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے
اس جگہ اتنی کافی ہے۔ کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضہ کے سب منجھلے صاحبزادہ
اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان فیضیاب
ہے۔ ولادت آپکی گیارہویں (۱۱) شوال سنہ ۱۰۰۷ھ یا سنہ ۱۰۰۹ھ میں اور وفات بروز دوشنبہ نویں (۹) ربیع الاول
سنہ ۱۰۷۹ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضۂ مبارک حضرت امام ربانی رضہ کے ہے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ پانچویں نور نظر لخت جگر عروۃ الوثقےٰ
خواجہ محمد معصوم رضہ کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و مقامات شریعت و ثبات
طریقت میں شل اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی
سنہ ۱۰۴۹ھ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولےٰ سنہ ۱۰۹۶ھ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا
سرہند شریف میں قریب روضۂ مقدس حضرت امام ربانی رضہ جنوب کی جانب ہے۔

۲۷ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالے عنہ - آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رحؒ سے حاصل کیا - آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے - آپ کئی کئی روز کا کھانا - یعنوان جوین پکا لیتے تھے - اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر کھا لیتے - اتباع سنت کی حالت یہانتک تھی - کہ ایک روز پائخانہ میں بھولے سے سیدھا پاؤں رکھدیا تھا - اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا - کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہوگیا تھا - ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گھبراتے تھے - جب کبھی کسی سے عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے - اور فرماتے تھے کہ غفلت دنیادار ونکی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی ہے - ایک دفع ایک فاحشہ عورت نے آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا - عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان حائل ہوگئی - وہ عورت گھبرا کر چلّانے لگی - اور مرید نے نہایت منفعل ہوکر توبہ کی - آپکی کرم سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے - وفات آپکی گیارہویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ میں ہوئی مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے - یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے -

۲۸ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالے عنہ - آپنے فیض باطنی حضرت سید نور محمد بدایونی رحؒ سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا - اور کمالات مجددیہ کو پہنچے - آپ بڑا جذب اور عشق رکھتے تھے - اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے کرامتیں آپسے بحد و نہایت واقع ہوئی ہیں - ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہوگئے اُنکے بھائی نے آپسے عرض کیا - فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے - انشاء اللہ تعالے کل کو وہ چھوٹ آوینگے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - ایک دفع قبرستان میں ایک شخص نے آپکو ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا - کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے - اُسکا حال بیان فرمائیے - آپنے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی نہیں ہے

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک تعزیہ پرست نے آپکے سینۂ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمدللہ۔ جو آرزو تھی بر آئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔ مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبداللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔ اور مشایخ وقت سے ملے۔ اور بائیس ۲۲ سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحبؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور ۱۱۸۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقۂ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت حضرت پیر روشنضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں۔ آپ ہر روز سوا چوبیس ہزار ۲۴۰۰۰ نفی اثبات کرکے دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی واثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام خانقاہ پُرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق وفاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔ ایک روز ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا۔ اور اُسیوقت زنار توڑکر مسلمان ہوا اور آپکی خدام میں داخل ہوکر دولت باطنی سے مالا مال ہوا۔ ولادت آپکی ۱۱۵۶ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت مرزا صاحب رحمہ کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ خواجہ محمد معصوم رحمۃ بن حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رض کی اولاد میں ہیں۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے پایا
اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے
گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ
کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں
ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ میںنے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ
مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوئے
ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک
شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف
پہلو میں اپنے پیر بزرگوار رکے۔

۳۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشائخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ
قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت
معرفت سے مالامال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے
محبت رکھنے کی بدولت مرتبۂ ولایت کو پہنچے۔ آپنے فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رض سے
پایا۔ اور مرتبۂ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رض بھی حضرت
شاہ غلام علی رض کے خلیفہ تھے اور آپنے انسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا اس سبب سے اسم مبارک شجرۂ عالیہ میں رکھا ہے
ولادت آپکی غرۂ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ
میں ہوئی۔ مزار پرانوار مدینہ منورہ جنت البقیع میں قریب قبۂ مطہرہ و منورہ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ
تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۳۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مدظلہ العالی۔ آپنے فیض باطنی حضرت
شاہ احمد سعید رض سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے
مولوی ولی النبی صاحب اسم بامسمےٰ ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں آ

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے والے بخوبی واقف ہیں۔ آپکی فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ یہ فیض آپکا اس صورت میں تا دیر قائم رکھے۔ آپکے وصایا اگر یہ بھی بیان کئے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک ضخیم کتاب بنجائے آپکے حضور (۵) پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد رشید علیخاں صاحب صدیقی حاجی مولوی محمد مجتبیٰ خاں صاحب پائندہ خاں صاحب ولایتی کہ جنسے غزنی میں فیض جاری ہو رہا ہے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب رئیس سینتھل ضلع بلند شہر جنسے بانگی خورد و کلاں وغیرہ و بہرایچ میں مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چھ کوس پر ہے۔ ۳۳

حضرت محمد رشید علیخاں صاحب معروف بہ منشی صاحب یعنی مدظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا محمد ولی النبی صاحب مدظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔ اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کرکے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت شاہ صاحب رح مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔

حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنے دست مبارک سے آپکے فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور خرقہ پہنایا اس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفاء میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اس احقر کی موجودگی میں فرمایا کہ منشی صاحب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجئے۔ اسواسطے کہ اب مجھ میں اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ یا خود اندرون تحتانی کو تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت نعت آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرمائے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر — یہ قسمت میری جو نہ آئے نظر
نہیں دخلِ نقصاں تری ذات میں — تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں
تو خلاق و رزاق ہے لاشریک — تو سب سے جدا اور سب کا شریک
تو غفار و رحمان ہے ہست و پا — یہ حمد کا طے ہو گیا مرحلا
سوا تیرے کس سے کروں التجا — تجھی سے ہے امیدِ عفو و عطا
میسر مجھے وہ بصارت نہیں — وہ دل آشنائے حقیقت نہیں
تری خواہش ہے صبح و مسا — ہیں ذرات پابند حرص و ہوا
کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا — نہ ہمسر کوئی نہ ثانی ترا
گنہ میں نے دن رات لاکھوں کئے — انہیں بخشیو تو نبی کے لئے
ٹھہر اے قلم ہے ادب کا مقام — بس اب پڑھ نبی پر درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمد پاک پر — حبیبِ خدا شاہِ لولاک پر
رسولوں کے سرور سلام علیک — خلائق کے رہبر سلام علیک
نبی اکرم سلام علیک — رسولِ معظم سلام علیک
السلام علیک اے شہ دوسرا — سلام علیک اے محمد مصطفےٰ
سلام علیک اے شہِ انس و جاں — سلام علیک اے شفیعِ جہاں
سلام آپ کی آلِ دیندار پر — اور اصحاب و ازواجِ اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

پس حمد لکھتا اب خامہ ہے — ولی نبی کا نسب نامہ ہے
اگر اصل مطلب سے پہلے بیاں — وہ احوال ہے قصہ کا ترجماں

ہوا جس سے خلقت کا نقش آشکار — یہ نقشہ کھنچا تہا بہ حدہ ہزار
اور انکی ہوں پہ نور سا آفتاب — ہوی انسے خلقت ہیں سب فیضیاب
عیاں علم حق سی ارادہ ہوا — ارادے سے قدرتکو پیدا کیا
کیا پانیسے موج کو آشکار — بنی موج سی جہاگ انجام کار
زمیں سی عیاں صورت خاک کی — نشانی ہے جو قدرت پاک کی
نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا — زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا
ملقب کیا لفظ آدم کی ساتہ — وہ کرتا رہا شکر ہر دم کی ساتہ
ہوی شیث پہر انکی نور نظر — نبوت کے اکرام سے بہرہ ور
خدای جہاں نے بعد کرو فر — کیا انسے قینان کو جلوہ گر
بیار ہوی انکے پسر [illegible] — پہر اخنوخ فرزند رفعت نشاں
ہوی انکے پیدا وہ عالی مقام — جنہیں خلق کہتی ہی سیلامک تمام
خدانی جو فرزند انکو دیا تو — ملقب جہاں میں اوسامنہ ہوا
جو شالخ سے عابر کو پیدا کیا — کیا انکو فرزند فالغ عطا
کیا انسی شالخ کو دہر میں — خدانے کرم پہر اک شہر میں
خدانے جو احسان اپنا کیا — براہیم کو انسے پیدا کیا
پہر انکے پسر دین کے بادشاہ — نبی کرم ذبیح اللہ
یہ ثابت ہے ثابت تہی انکی پسر — اور انسے سلامان تہے جلوہ گر
یکی بعد دیگر ہو پیدا ہوے — تہ آسمان عالم آرا ہوے
دیا انکو فرزند عالمیت نام — کہ تہا عذر کہ جنکا مشہور نام
نضر سی ہو مالک فی حشم — اور انسے فہر کو کیا محترم
لوی انکی بیٹے پہ کعب کے — عدی ابن ہے انکی پیدا ہوے

کہ ذات خدائے جہاں ہے قدیم — ہوی اسکے تہ صفات عظیم
انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا — طفیل انکے ہوگا جو ہوگا سدا
پس خدمت بنا اک گہر — گہر سے کیا پانیکو جلوہ گر
وہی جہاگ پہر جم گئی پہر کہیں — بنی یک شئی نام جسکا زمیں
پس مرتبہ جدی وہی شمار — اوسی خاک سی حق نے با صد وقار
بنا اوسی خازن اسرار کا — کرم کیا جملہ ابرار کا
نبوت کا خلعت عنایت کیا — سرفراز اعزاز و عظمت کیا
انوش انکی فرزند والا تبار — ہوی عالم افروز لیل و نہار
جو انکی پسر کا نہ دے قسم — تو ہو مہلئیل سی پہلا قسم
پسر انکا جو نیک انجام تہا — صحیح شلح دہر میں نام تہا
کیا نوح کو حق نے انکا پسر — رہی عمر بہر قوم کے راہبر
پہر ارفخشد و شالخ با خبر — کہ اول یہ تہی سام ہیں پسر
ہوی انسے ارعو تہ آسماں — تہی نام اور تہی کارواں
دل افروز ناحور انکے ہوے — کہ تارخ جگر بند جنکے ہوے
ہو افضل یہ خاص رب جلیل — کیا انکو ارشاد اپنا خلیل
خلف انکی قیدار پیدا ہوے — حمل پہر نبت بخش دنیا ہوے
ہمیسغ وادد ادد عدنان نام — معد و نزار و مضر لا کلام
پہر الیاس کو حق نی ظاہر کیا — نبوت کی بہید و نشو ظاہر کیا
ہوی نشت در نشت فخر جہاں — خزیمہ کنانہ و نضر بیگماں
پہر انسے ہو غالب جلوہ گر — کیا حق نے ہر طور سے نامور
انکو [illegible] نکونام نیکو صلاح — [illegible]

قرۃ انکے تہے فرزند فرخندہ جاہ
ہوا عبد عزیز کا انسے ظہور
ازاں بعد با شوکت کر و فر
دکھایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی ذرہ کی کیا ہو بیاں
ہوی انکے فرزند عبد اللہ
براہیم انسے ہو پیدا ہوے
ہر اک انمیں واعظ برابر رہی
تولد ہوے انسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوے معتقد
شعیب انکے فرزند والا گہر
پہر اسحاق خورشید مہ سیما
سرور دل جانجو فرزند
پسر کا ابہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکے فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین محمد فرخندہ بے
پسر انکی آگاہ راز صمد
سراپا تہے مانند خورشید نور
رسولوں سے جو کام تہی لیا

قرۃ کے جگر بند عبد اللہ
ادا اس نے تحصیل سراپا شعور
ہوی عالم افروز حضرت عمرؓ
سرادات سے کیا پائمال
لرزتے تہے شاہانِ کشورستاں
جہانِ شریعت حقیقت پناہ
پہر اسحاق عالم میں پیدا ہوے
ملقب اکبر یہ اصغر سے ہے
سلیمان نامی گرامی پسر
سع الدین پیدا ہوے پہر نصیر
ہوی دہر میں یوسف مہ لقا
حمید صفات و فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقوے ہوے
کیا حق نے یوسف کو ایسا پسر
اگر دین سے پہلے لکہے نظیر
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب اللہ
ہوی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ سیر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور تحریک دو
وہی تہا پسر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ و ذی تمتد
پہر انسے وہ پیدا ہوے لاکلام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تہے ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوی جلوہ گر تب وہ عبد اللہ
جو تہے واعظِ صغر نیک روز
ہوا پہر جو منظور اللہ کو
جو لکہے اسے طرح نقطہ شہاب
ہوی شیخ احمد جو انسے عیاں
ہوی بخت دل انکے عبد اللہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپہ کیا
ہوی جانشیں انکی لایق پسر
یہ بانی سر شہید بلا کلام
بڑا فضل خالق نے انپا کیا
کری زین بخش سے ضیغم گر عابدین
جگر بند انکی شہ عارفاں
ملا انکی سکو نہ یہ مرتبا
کمال انکی نسبت دیا ہے انہیں

ریاح پسندیدہ روزگار
کہ مشہور جنکا تہا خطاب نام
جہانِ خلافت کے فرمان روا
تحریر میں کفار تدبیر سے
اگر میں نہوتا تو ہوتے عمرؓ
سلے یہ بناصر حقیقت نگر
یکی اب و من نور بخش نگاہ
ہوی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہو نام انکے امید شتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
بڑی اہل تقوے تہے دین پناہ
حمید خصال ستودہ صفات
سلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک مرتبہ نور والا گہر
انہیں سے کیے شہر نامی ملا
کہ انسے محمد کو پیدا کیا
عیاں انکے فرزند جہاں میں لطف
جناب احمد پیشوای جہاں
جنہوں کو کیا ہی خدا نے عطا
کمال رسالت ظاہر نہیں

[illegible]

مقامات جتنے ہیں انکو ملے
ولی کو نہیں ایسا ہوا کون ہے
یہ نائب اولوالعزم تھے حضرت ہیں
وہ احمد رسول و حبیب خدا
وہ ہیں آفتاب عرب شاہ دیں
جدھر دیکھو انسان اہل بصر
مکانات سب مثل ایوان خلد
یہ انوار سب ذات حضرت کی ہیں
بہت انکی پیری ہیں شہر ہیں
جو انکو ملا ایزد پاک سے
خصوصاً وہ روضہ کہ تمام نگاہ
وہ قبہ ہی یا بقعہ نور ہے
ملک طرف ہر کسب شرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب
زیارت سے اس تربت پاک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے
تو مقبول فرما میری یہ دعا
شرف بخش تا پیر کمال
دیا انکو خالق ذو نور نگاہ
شریعت طریقت میں یکتائے دہر
نہیں اب کوئی ایسا پارسا

کسیکے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
مجدد ہزاری بنا کون ہے
ولی یہ مقام نہایت کہیں
یہ احمد ولیونکے ہیں پیشوا
یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
عجب عالم آئے نظر کو نظر
گلی کوچے رشک خیابان خلد
شہنشاہ ملک ولایت کے ہیں
یہ ہیں سید الطائفہ و ہر یہ ہیں
وہ باہر ہے امکان ادراک کے
فدا دل ہو جسپر تصدق نگاہ
وہ تربت تو نور علیٰ نور ہی
ادب سے کھڑی رہتی ہیں ہر طرف
کہ پھر دیکھوں جاکر وہ جائے ادب
کروں میں خوشی جان غمناک کی
نہ پروا ہے بیم قیامت رہے
طفیل مجدد غوث اولیا
پسر انکے یعقوب و سیف جمال
سراپا مقدس ولی الٰہ
ضیاء النبی شاہ خیرو ہیں پیر
محمد ولی النبی سے سوا

ولایت کا رتبہ جو ایک کو دیا
بیاں کوئی کیا اس کا رتبہ کرے
ہیں سچے قریشی نبی الورا
وہ احمد جناب رسالتمآب
زمیں شہر سرہند رشک بہشت ہے
کھلے دل جہاں کا نیا طور ہے
چمن روح پر فضا دلکشا
برستا جہاں نور و شب نور ہے
علوم حقیقت میں دانائے دہر
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے
تجلی غرا صوت طور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت جہاں
کبھی یاد آتے ہیں شام و سحر
جگر سے ملوں روضہ پاک کو
دکھائی جو وہ قصر گردوں محل
اگر تجکو یا رب ہو منظور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید
پدر کے طرح سے فضیلت مآب
پسر کا ہو نام انکی اسد عیاں
شرف بخش پیر مرجان حسینی
کریم و رحیم و حلیم و ولی

کمال اولوالعزم انکو ملا
جو انسان ہو وہ بھی کیا کر سکے
یہ شیخ القریشی ولی خدا
یہ احمد جناب ولایت مآب
ہوا رشک بو خاک عنبر سرشت
زمیں اور ہے آسماں اور ہی
ہوا میں دم عیسوی کا اثر
جو ذرہ ہے وہ رشک طور ہے
شریعت طریقت میں یکتائے دہر
ادھر وہم انسان کہاں جا سکے
جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
فلک سے برستی ہے رحمت یہاں
وہ روضہ وہ مسجد کے دیوار و در
کروں سر سے چشم و دل خاک کو
دل و جان کے ارمان جائیں نکل
تیری فضل سے کچھ نہیں ہے بعید یہ
شہ اولیا مخزن حلم دیں
ہوئے عصمت اللہ عالیجناب
عنایت ہوا دل کو جن سے ارشاد
شہ ملک عرفاں حبیب النبی
محمد صدیق ہیں انجمن ایزدی

ولی خدا و ولیِ نبی ہیں
جناب محمد ولی النبی

جو واقف ہیں وہ دربیاں جانتے ہیں
ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی

خلیل النبی انکے نورِ نظر
طریقت شناسا حقیقت نگر

بحق جناب ولی النبی

کروں انکی تعریف کیا یا قلم
نہ طاقت زباں میں نہ زور قلم

غلامی ہے انکی حاصل ہوئی
اوسی فخر کی دھجا انکی ملی

حسیب النبی ہیں دُرِ گوہرِ یمن
سحر زدل و جان فیض چمن

مریدیں ہیں جس کی سب آغاز کی

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول اکبر
طفیل بزرگانِ اصحابِ دیں

نہیں مجھ میں سیم و درم کی مجھے
تمنا ہے تیری کرم کی مجھے

سراپا ہوں آلودۂ عصیان سے
مجھے بخشدے اپنے احسان سے

تری ذات غفار و ستار ہے
مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے

اُسیکا نہ ہمدم و مساز ہے
وہی اسکا مونس ہی ہمراز ہے

کرم سے تو کر ایسا فکر کو دور
وہ توفیق دے جس سے ہووے نفور

کرے ترک دنیا کے لہو و لعب
عبادت میں جی سے رہے روز و شب

نہ پیچھا دِالا عنا سے کرے
ترے در پہ ظاہر غلامی کرے

نہ جانے کسیکو یہ مساز دل
تجھی سے کہے جو کہے رازِ دل

کیا تو نے پیدا عدم سے مجھے
دیا تو نے ایماں کرم سے مجھے

کیا دین اسلام سے بہرہ ور
دیا مجھکو ایمان قرآن پر

میں ہوں معتقد انکی ہدایت کا
ولایت کا کشف و کرامات کا

ادا میں کروں شکر تیرا محال
مری کیا حقیقت ہے کیا ہے مجال

کہ دنیا میں جبتک ہے زندہ رہوں
ترا تابع حکم بندہ رہوں

دم مرگ لب ہو فضل سے تیرے ہو
مرا خاتمہ ہووے ایمان پر

محبت تو اپنی عطا کر مجھے
چھڑا سب سے اپنا بنا کر مجھے

گنا ہوں سے اپنے پشیماں ہوں میں
ندامت سے سر در گریباں ہوں میں

سیہ کار ہوں تو تماشا نہ کر
مجھے روزِ قیامت کے رسوا نہ کر

بتا رہبری راہِ ناصواب
بلا اسکو شیطان خانہ خراب

اسیکے ہیں گہنی میں لیل و نہار
وہی سکا ہمدم وہی غمگسار

مئے عشق وحدت پلا دے اسی
رہِ حق پرستی دکھا دے اسے

تجھی اپنا خالق سمجھتا ہے
تجھی پر دل و جاں سے شیدا ہے

سمجھکر تجھے خاص بندہ نواز
جھکا دی سرآگے فرقِ نیاز

میں محتاج ہوں تجھ سے حاجت روا
سوا تیرے کس سے کروں التجا

ترا فضل تو نے یہ پیدا کیا
محمد کی اُمت میں پیدا کیا

عنایت کی ہے سحر گاہ و شام
بزرگانِ دیں کا بنایا غلام

تری بخششوں کی نہایت نہیں
کمال عنایت کی غایت نہیں

یہی اب ہے یارب یہی التجا
یہی آرزو ہے یہی مدعا

خوشی میں ہوں یا غم میں یا رنج میں
نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں

غلام شہ انبیا جانکر
ہو مشکل مری سب آسان کر

فشارِ لحد ہو مگر ابتلاج
مری آل کو خرم و شاد رکھ
تہِ گور میں تیرے انعام سے
انہیں خفتگانِ اجل خواب سے
جگہ دی تہِ عرشِ اعظم مجھے
عملنامہ دے داہنے ہاتھ میں
شفاعت کرے اپنے نبی کی نصیب

ہم آغوشِ گُل ہو صبا صبح و لاج
ہمیشہ یہ چرخ آباد رکھ
رہوں حشر تک عیش و آرام سے
پریشان و دل خستہ بیتاب سے
عنایت ہو ظلِ کرم مجھے
کھڑا ہوں میں زیرِ تمنا میں
جو ہیں دونوں عالم میں نبی حبیب
طفیل انکے دی قصرِ جنت مجھے

مری والدین مرے اقربا
رہِ دینِ حق پر ہیں مستقیم
مشیت سے تیری ہی جب صبح ہو
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھائی اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت حوض آ مری کردگار
شفیعِ امم پیشوائے امام
دکھا جلوۂ خاص رحمت مجھے

…ہیں دونوں عالم میں جو … ان
…شیطان گمراہ کی …
قیامت کا غوغا …
تمازت سے … اہلِ حشر …
بجھے آب کوثر سے سیر …
حساباً یسیرا کا …
جناب محمد علیہ السلام

قطعۂ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم اللہ صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ
زحالِ خاندانِ نقشبنداں
چو اعزاز الدین احمد کردار دم
نسب نامہ مجدد الف ثانی

مصنف شیخ بدر الدین ماہر
مفصل بود از اول تا آخر
پئی نفعِ خلایق گشت ناظر
مع شجرہ و ہم جملہ مظاہر

کریم از بہر لفظ دان تاریخ
وصال احمد کے افضل جواہر
۱۶ ۱۲

مطبوعہ: ندرت پرنٹرز - لاہور

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کا بے مثال تذکرہ

حضراتُ القُدس

- کتاب مذکور کے مصنف خواجہ بدر الدین سرہندی علیہ الرحمۃ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے اجل خلفاء میں سے ہیں۔ آپ نے حضرت امام ربانی کی خدمت میں سترہ سال رہ کر تعلیم و تربیت حاصل کی۔ اپنے زمانہ کے ممتاز علماء اور مصنفین میں آپ کا شمار ہوتا ہے
- اس کتاب میں مصنف علیہ الرحمۃ نے خلفاء اربعہ (حضرت صدیق، فاروق، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم) سے لے کر امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد امجاد اور آپ کے خلفاء تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تمام اولیائے کرام کے مفصل حالات نہایت تحقیق سے قلمبند فرمائے ہیں۔
- مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کے حالات پر آج تک جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں یہ کتاب بڑی جامع اور مستند ہونے کی وجہ سے سب سے بلند درجہ رکھتی ہے اس لیے اس کا ترجمہ آسان اردو میں کرایا گیا ہے تاکہ ہر اردو خواں اس سے بخوبی فائدہ اٹھا سکے۔
- اولیائے نقشبندیہ مجددیہ کے حالات، کرامات اور ارشادات سے روحانی فیض حاصل کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کیجیے۔

قیمت۔

مکتبہ نعمانیہ۔ اقبال روڈ سیالکوٹ